عام فہم رہنمائے

حج وعمرہ

قرآن، سنت صحیحہ اور آثار سلف کے مطابق

اور اس میں لوگوں کی ایجاد کردہ بعض بدعات کا بیان

شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ م ۱۴۲۰ھ

ترجمہ، تلخیص و ترتیب

طارق علی بروہی

توحیدِ خالص ڈاٹ کام

www.tawheedekhaalis.com

عام فہم رہنمائے

حج وعمرہ

قرآن، سنت صحیحہ اور آثار سلف کے مطابق

اور اس میں لوگوں کی ایجاد کردہ بعض بدعات کا بیان

شیخ محمد ناصرالدین الالبانی رحمہ اللہ م۱٤۲۰ھ

مصدر

"مناسکِ حج وعمرہ"

ترجمہ، تلخیص وترتیب

طارق علی بروہی

Cover & Design

@ManzoorWaniJK (Twitter)

توحیدِ خالص ڈاٹ کام

www.tawheedekhaalis.com

© حقوق محفوظ توحید خالص ڈاٹ کام

www.tawheedekhaalis.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عازمین حج کے لیے حج وعمرہ سے پہلے بعض نصیحتیں اور ہدایات

1-اللہ تعالی کا تقویٰ اختیار کریں اور تمام حرام کاموں سے بچیں:

اللہ تعالی فرماتا ہے: ''حج کے چند مہینے ہیں جو جانے پہچانے ہیں، پس جو ان میں حج فرض کرلے تو نہ کوئی شہوانی فعل کرے، اور نہ نافرمانی کے برے کام اور نہ جھگڑا، اور تم نیکی میں سے جو بھی کروگے تو اللہ تعالی اسے خوب جانتا ہے، اور اپنے ساتھ زادراہ لے لو، البتہ بے شک سب سے بہترین زادراہ تو تقویٰ ہے، اور اے عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو)(البقرۃ:197)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے حج کیا اور نہ اس میں بیہودہ گوئی کی اور نہ گناہ تو وہ اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو'' کیونکہ ایسا کرنے پر اس کا حج مبرور ہوگا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج مبرور کی جزاء جنت کے سوا کچھ نہیں''(متفق علیہ)

بعض جہالت وگمراہیوں پر تنبیہ:

شرک: اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا جیسے انبیاء واولیاء کو مدد کے لیے پکارنا ان کے نام کی نذرونیاز کرنا وغیرہ۔ تفصیل جاننے کے لیے ہمارا پمفلٹ ''شرک کی حقیقت'' پڑھیں۔

مردوں کا داڑھی منڈانا۔ مردوں کا سونے کی انگوٹھی وغیرہ پہننا بھی حرام امور ہیں جن سے بچا جائے۔ اور موجودہ دور میں موبائل فون کیمرہ سے تصاویر (سیلفی) وغیرہ بھی عبادت کو ریاء کاری ودکھلاوے میں بدل دیتا ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے شرک اصغر کہا ہے، لہذا ان باتوں سے پرہیز نہایت ضروری ہے۔

2-حج تمتع کریں:

جو شخص اپنے شہر ملک سے قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا جیسا کہ آجکل عام طور پر ہوتا ہے تو اسے چاہیں "حج تمتع" کی نیت کرے یعنی میقات پر صرف عمرے کی نیت کرے، پھر عمرے کے بعد حج کے وقت اس کی الگ سے نیت کرے۔ نبی کریم ﷺ نے آخری حکم یہی ارشاد فرمایا اور جنہوں نے فوراً آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل نہیں فرمائی آپ ﷺ ان سے ناراض بھی ہوئے۔ بلکہ جو حج قران یا افراد کی نیت کر بھی چکا ہو تو بھی وہ اسے فسخ کر کے عمرے کی نیت کرے اگرچہ وہ مکہ پہنچ چکا ہو اور طواف کر چکا ہو چناچہ اس سے حلال ہونے کے بعد یوم الترویہ (8 ذوالحج) کو حج کا تلبیہ کہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کے بارے میں فرمایا کہ:

"عمرہ حج میں داخل ہے تا قیامت" (صحیح ابی داود)۔

3- عرفہ اور مزدلفہ میں رات گزارنا: عرفہ کی رات (یعنی 8 اور 9 ذوالحج کی درمیانی رات) منٰی میں رات گزارنا فرض ہے۔ اسی طرح مزدلفہ میں رات ضرور گزاریں لیکن اگر رات فوت بھی ہو جائے پھر بھی اس میں نماز فجر کی ادائیگی ہرگز فوت نہیں ہونی چاہیے کیونکہ یہ ارکان حج میں سے ایک رکن ہے، صرف عورتوں اور بزرگوں کے لیے یہ رخصت ہے کہ وہ آدھی رات کے بعد روانہ ہو سکتے ہیں۔

4- نمازی کے آگے سے گزرنے سے بچیں: اس سے احادیث میں سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے، البتہ مسجد الحرام کے استثناء والی روایت صحیح طور پر ثابت نہیں لہذا وہاں بھی حتی الامکان اس سے بچنا ضروری ہے۔

5-اہل علم وفضل حج کے احکام ومسائل لوگوں کو سکھانے کے ساتھ ساتھ انہیں توحید وسنت کا بھی درس دیں۔

بعض جائز باتیں جن میں لوگ بے جا سختی کرتے ہیں

1-احتلام کے علاوہ عام غسل سے اور اس میں سر کو ملنے سے روکنا:

حالانکہ نبی کریم ﷺ سے یہ صحیح بخاری ومسلم میں سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ثابت ہے۔

2-سر کھجانا:

یہ بھی مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہے۔

3-بال کٹوا کر حجامہ (سینگی) کروانا:

یہ بھی سنت سے ثابت ہے اور اس پر کوئی فدیہ نہیں۔

4-خوشبو سونگھنا اور ٹوٹا ہوا ناخن اتارنا:

اس بارے میں بھی کئی ایک آثار موجود ہیں۔

5-خیمے یا کیمپ یا کار وغیرہ کے ذریعے سایہ حاصل کرنا۔

6-تہبند پر بیلٹ وغیرہ باندھنا یا بوقت ضرورت گانٹھ دینا یا انگوٹھی، گھڑی اور عینک وغیرہ پہننا۔

احرام سے پہلے

1-ہر کسی کے لیے احرام سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔

2-بغیر سلا ہوا کوئی بھی لباس پہن لے جیسے مرد چادر اور تہبند پہن لے،اور ایسا جوتا جو ٹخنوں کو نہ ڈھکے۔

3-سر پر ٹوپی اور پگڑی وغیرہ نہ پہنے۔

4-عورت اپنا عام شرعی لباس پہنے تاہم چہرے پر نقاب نہ کرے اور نہ دستانے پہنے(صحیح بخاری وغیرہ)البتہ چہرہ ڈھکنے کے لیے اگر ضرورت ہو تو سر کے اوپر سے چادر یا دوپٹہ لٹکا سکتی ہے اور راجح قول کے مطابق چہرے پر کپڑا الگ جانے میں بھی کوئی حرج نہیں،جو چیز منع ہے وہ مستقل چہرے پر اسے باندھنا ہے۔

5-میقات سے پہلے بھی گھر سے ہی احرام باندھا جاسکتا ہے۔جبکہ نیت میقات پر پہنچ کر ہی کی جائے گی۔

6-میقات پر پہنچ کر احرام کی نیت سے پہلے پہلے خوشبو لگائی جاسکتی ہے،مرد کی خوشبو ظاہر ہوتی ہے رنگ خفیہ جبکہ عورت کی خوشبو خفیہ ہوتی ہے رنگ ظاہر۔احرام کی نیت کے بعد خوشبو لگانا سب پر حرام ہے۔

احرام اور اس کی نیت

7-میقات پر پہنچ کر احرام کی نیت کرنا ضروری ہے محض گھر سے کی گئی دل کی نیت کافی نہیں بلکہ اب احرام کی نیت سے تلبیہ کہے۔البتہ نیت کے مسنون الفاظ کہے اپنی طرف سے الفاظ نہ بنائے جیسا کہ لوگ نماز وغیرہ کی نیت زبان سے کرتے ہیں جو کہ بدعت ہے۔

میقات

میقات 5 ہیں: 1-ذُوْ الْحُلَيْفَة (مدینہ والوں کا مقیات ہے جسے بعض جاہل عوام بئرِ علی بھی کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہاں جنات کو قتل کیا تھا جو کہ جھوٹ ہے) 2- الجُحْفَة (شام، مصر اور مغرب کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے، آجکل غیر آباد ہونے کی وجہ سے لوگ رابغ سے ہی احرام پہن لیتے ہیں) 3- قَرْنُ الْمَنَازِل (اسے سیل کبیر کہا جاتا ہے یہ اہل نجد کا میقات ہے)4- يَلَمْلَمْ (یمن، ہندوستان و پاکستان والوں کا میقات) 5- ذاتِ عِرق (یہ عراق والوں کا میقات ہے)۔

عمرہ کرنے کا طریقہ

حج تمتع کی فضیلت، آسانی اور نبوی حکم ہونے کے سبب یہاں اسی کا طریقہ ذکر کیا جائے گا:

احرام کی نیت:

احرام کی حالت میں مقررہ مقام پر جانا اور اس طرح کہنا:

"لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ بِعُمْرَة"

(اے اللہ! میں عمرے کے لیے حاضر ہوں)

مشروط نیت:

اور اگر خدشہ ہو جیسے بیماری یا جنگ وغیرہ کی وجہ سے عمرہ مکمل نہ کر پائے گا تو یہ کہے:

"اللَّهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِي" (صحیح مسلم)

(اے اللہ! میرے احرام سے آزاد ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک دے گا)

احرام کی کوئی مخصوص نماز نہیں، وادیٔ عقیق میں نماز پڑھنا:

البتہ جو لوگ ذوالحلیفہ والے میقات یعنی مدینہ سے آرہے ہوں تو ان کے لیے وادئ عقیق میں نماز پڑھنا مستحب ہے،اس جگہ کی برکت کی وجہ سے۔(صحیح بخاری)

کھڑے ہوکر قبلہ رخ ہوں:(صحیح بخاری میں تعلیقاً روایت ہے، بیہقی نے اسے متصل ذکر کیا ہے)اور یہ پڑھیں:

"اللّٰهُمَّ هَذِهِ عُمْرَةٌ لَا رِيَاءَ فِيهَا وَلَا سُمْعَةَ"(اسے ضیاء مقدسی نے صحیح سند کے ساتھ روایت فرمایا ہے)

(اے اللہ! میرے اس عمرے سے نہ دکھاوا مقصود ہے اور نہ شہرت مطلوب ہے)

پھر بآواز بلند اس طرح تلبیہ پڑھے:

"لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْك، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ"(متفق علیہ)

(اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں بار بار حاضر ہوں، بے شک تمام حمد وتعریف تیرے ہی لئے لائق ہے اور ساری نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں، ہر قسم کی بادشاہی بھی تیرے ہی لئے ہے، اور تیرا کوئی شریک نہیں)

تلبیہ میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

"لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ"(صحیح ابن ماجہ)

(اے معبود برحق! میں حاضر ہوں)

تلبیہ کے ساتھ کلمۂ توحید "لاالٰہ الااللہ" بھی ملایا جاسکتا ہے۔(مسند احمد)

تلبیہ کے فضائل:

باآواز بلند اور باکثرت تلبیہ پڑھنے کے بہت سے فضائل احادیث میں ذکر ہوئے ہیں۔(دیکھیں اصل کتاب)

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا غسل:

مکہ مکرمہ میں دن کے وقت داخل ہونا اور غسل کرنا مستحب ہے۔(صحیح بخاری)

مسجد الحرام میں داخل ہونا:

مکہ مکرمہ کے بالائی جانب باب معلاۃ سے داخل ہونا اور مسجد الحرام میں باب بنی شیبہ سے داخل ہونا مسنون ہے۔(صحیح بخاری)

البتہ جہاں سے بھی چاہیں داخل ہونے سے متعلق بھی احادیث موجود ہیں۔

مسجد الحرام میں داہنا پاؤں پہلے داخل کرتے ہوئے یہ پڑھیں:

”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ سَلِّم، اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“

(اے اللہ! درود وسلام بھیج محمد ﷺ پر، اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)(صحیح ابی داود)

کعبے کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ) اور حاجی جو چاہے دعاء کرسکتا ہے۔

عمرہ

طواف قدوم:

حجر اسود سے ابتداء کرتے ہوئے، اگر ممکن ہو تو حجر اسود کے کنارے اور باب کعبہ کی درمیانی جگہ (ملتزم) سے چمٹ جائیں یعنی اپنا سینہ، چہرہ اور کلائیاں اس پر لگائیں۔ طواف کے ہر چکر کی ابتداء میں داہنے ہاتھ سے حجر اسود کی جانب اشارہ کر کے تکبیر کہیں:

اللهُ أَكْبَرَ (اللہ سب سے بڑا ہے)

اگر ممکن ہو تو حجر اسود کو اپنے داہنے ہاتھ سے چھوئیں اور اسے بوسہ دیں، اور پھر اس پر سجدہ کریں یہی سب سے افضل ہے، اور اگر ایسا میسر نہ آسکے تو داہنے ہاتھ سے اسے چھو کر اس ہاتھ کو چوم لیں، اور اگر ایسا بھی میسر نہ آسکے تو بس داہنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کر لیں، پر اسے چومیں نہیں۔

حجر اسود اور رکن یمانی کی فضیلت:

حجر اسود صدق دل کے ساتھ استلام کرنے والے کے لیے بروز قیامت گواہی دے گا (صحیح ابن خزیمہ) اور حجر اسود ورکن یمانی کو ہاتھ لگانا گناہوں کو ختم کر دیتا ہے (صحیح ترمذی)۔

طواف کا طریقہ اور دعائیں:

کعبے کو اپنی بائیں جانب رکھتے ہوئے طواف شروع کرے۔ حطیم (کعبے کا وہ حصہ جس پر چھت نہیں) سے باہر رہتے رہتے چکر لگائیں۔

صرف مرد حضرات تمام چکروں میں اضطباع (یعنی اپنا داہنا کاندھا ننگا کریں گے، اس طرح کے احرام کو اپنی دائیں بغل کے نیچے سے لے کر بائیں کاندھے پر ڈال لیں گے) کریں اور طواف کے ہر چکر کی ابتداء میں داہنے ہاتھ سے حجر اسود کی جانب اشارہ کر کے تکبیر کہیں:

"اللهُ أَكْبَرَ" (اللہ سب سے بڑا ہے)

(چھونے اور چومنے کے تعلق سے تفصیل گزر چکی ہے)۔

کعبہ شریف کے سات چکر مکمل کریں۔ کعبہ کے گرد چکر کاٹتے ہوئے کوئی خاص دعاء وارد نہیں ماسوا اس دعاء کہ جو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پڑھی جاتی چناچہ آپ جو چاہیں تلاوتِ قرآن یا دعا کر سکتے ہیں۔

صرف پہلے تین چکروں میں ہی رمل یعنی کندھے اکڑا کر تیز تیز اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے طواف کریں، پھر چوتھے چکر سے اپنی عام چال کے مطابق طواف کرتے ہوئے باقی چکر مکمل کریں یہاں تک کہ پورے سات چکر ہو جائیں، یہ حکم صرف مرد حضرات کے لئے خاص ہے۔

اگر ممکن ہو تو رکن یمانی کو ہر چکر پر چھوئیں مگر اسے بوسہ نہ دیں، یہی سب سے افضل ہے۔ اور اگر یہ میسر نہ ہو تو حجر اسود کی طرح اس کی جانب کوئی اشارہ نہ کریں۔ ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾(البقرۃ: 201)

(اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا کی بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت کی بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے)(صحیح ابی داود)

باقی دونوں شامی کونوں کو ہاتھ نہ لگائے۔ یہ سنت سے ثابت نہیں۔

البتہ حجر اسود اور دروازے کے درمیان ملتزم سے چمٹنا، سینہ، چہرہ اور کلائیاں لگا کر دعائیں کرنا درست ہے۔(السلسلۃ الصحیحۃ:2138)

حائضہ عورت طواف نہیں کر سکتی جب تک پاک نہ ہو جائے، اس کے علاوہ دیگر مناسک ادا کر سکتی ہے۔(صحیح بخاری)

مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنا:

ساتویں چکر کے بعد داہنے کاندھے کو اب احرام سے واپس ڈھانپ لیں اور مقام ابراہیم کے پیچھے جا کر یہ آیت تلاوت فرمائیں:

﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾(البقرۃ:125)

(اور تم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو)

اگر مقام ابراہیم کے پیچھے جگہ میسر آجائے تو بہت اچھا ہے ورنہ مسجدِ حرام کے اندر رہتے ہوئے کہیں بھی دو رکعات نفل ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص تلاوت کریں۔

آب زم زم پینا اور اس کی فضیلت:

پھر آبِ زم زم کے پاس جائیں اور اس میں سے کچھ پیئں اور کچھ سر پر ڈالیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آب زم زم جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ اس کے (حصول) لیے (کارآمد) ہے“۔(مسند احمد)

حجر اسود کے پاس دوبارہ جانا:

پھر لوٹ کر حجر اسود کی طرف جائیں اور داہنے ہاتھ سے آخری بار اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تکبیر کہیں(چھونے اور چومنے کے تعلق سے تفصیل گزر چکی ہے)۔

صفا و مروہ کے درمیان چکر لگانا اور دعاء کرنا:

صفا سے سعی کی ابتدا کرتے ہوئے اس کی چڑھائی چڑھنے سے پہلے کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت فرمائیں:

”﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾(البقرۃ:158)نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ“

(بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں، اس لئے حج وعمرہ کرنے والے پر ان کا طواف کر لینے میں بھی کوئی گناہ نہیں، اپنی خوشی سے بھلائی کرنے والوں کا اللہ تعالی خوب قدردان ہے اور انہیں خوب جاننے والا ہے) میں وہیں سے ابتداء کر رہا ہوں جہاں سے اللہ تعالی نے (آیت میں) ابتداء فرمائی)۔

صفا پر اتنا اوپر چڑھے کہ کعبہ نظر آنے لگے اگر ممکن نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ہر دفعہ صفا اور مروہ پر رک کر قبلہ رخ ہوں اور یہ ذکر پڑھیں:

”اَللهُ أَكْبَر، اَللهُ أَكْبَر، اَللهُ أَكْبَر“

(اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے)

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر“

(اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اور حمد اسی کے لئے ہے، اور وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)

”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَه، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ هَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَه“

(اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی، اور تمام لشکروں کو تنہا شکست دی)۔

اسے تین بار پڑھیں اور ان کے درمیان دنیا وآخرت کی خیر وبھلائی کی دعائیں بھی مانگی جاسکتی ہیں۔

پھر سعی کے لیے نیچے اترے۔ سیدھا مروہ کی جانب چلتا جائے پھر اس پر بھی چڑھ کر وہی کچھ کرنا ہے جو صفا پر کیا تھا۔ سعی کے دوران یہ دعا پڑھنا بھی جائز ہے:

”رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَم، إِنَّكَ أَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَم“(مصنف ابن ابی شیبہ)

(یارب! مغفرت فرما اور رحم فرما، بے شک تو ہی تو سب سے زیادہ عزت والا اور کرم والا ہے)۔

سعی کو صفا سے مروہ ایک چکر شمار کریں اور پھر مروہ سے واپس صفا کو دوسرا چکر شمار کرتے ہوئے سات چکر مکمل کریں، جو کہ مروہ پر ختم ہونے چاہیے۔ سعی کے دوران ہر چکر پر جب کبھی سبز بتیوں پر سے گزر ہو تو صرف مرد حضرات کو چاہیے کہ وہ ایک سبز بتی سے دوسری سبز بتی تک دوڑیں۔

مسجدِ حرام سے نکلتے وقت اپنا بایاں پاؤں پہلے باہر نکالیں اور یہ دعا پڑھیں:

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ سَلِّمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ“(صحیح ابی داود)

(اے اللہ! درود وسلام ہو محمد ﷺ پر، اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں)

مرد کے لئے افضل یہ ہے کہ اپنے پورے سر سے مساوی طور پر بال ترشوالیں اور اگر عمرے اور حج کے مابین زیادہ عرصہ ہو تو سر مونڈوادیں، البتہ عورتیں صرف اپنی انگلی کی ایک تہائی لمبائی برابر بال کاٹ لیں۔(مصنف ابن ابی شیبہ، فتح الباری)

اب آپ احرام اتار دیں کیونکہ اب تمام پابندیاں ختم ہوچکی ہیں، اور ۸ ذوالحج کی صبح کا انتظار کیجئے۔

حج کا طریقہ

۸ ذوالحج (یومِ ترویہ)

فجر کے بعد کے وقت سے لے کر ظہر سے پہلے تک کے درمیان

احرام:

جہاں کہیں بھی آپ کی رہائش ہو ہوٹل، گھر وغیرہ سے احرام کی حالت میں داخل ہوتے ہوئے حج کی نیت کریں اور یہ پڑھیں:

"لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ بِحَجٍّ"

(اے اللہ! میں حج کے لئے حاضر ہوں)

مشروط نیت، قبلہ رخ ہونا، دیگر مسنون دعائیں اور تلبیہ وہی ہے جو عمرے میں بیان کیا گیا۔ تلبیہ بڑے جمرے کو کنکریاں مارنے تک کہتے رہنا ہے۔

منٰی میں ٹھہرنا:

نہایت پر سکون چال کے ساتھ منیٰ کی جانب روانہ ہونااور وہاں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء قصر پڑھیں لیکن انہیں جمع نہیں کریں۔ ظہر، عصر اور عشاء کی دو دو رکعات فرض نماز ادا کریں، جبکہ مغرب کی نماز کو قصر نہیں کیا جائے گا اور وہی تین رکعات پوری ادا کی جائی گی، البتہ عشاء کے بعد وتر پڑھے جائیں گے۔

۹ ذوالحج (یومِ عرفہ)

میدان عرفات کو روانگی:

فجر کی نماز پڑھیں پھر طلوعِ آفتاب کے بعد دھیرے دھیرے میدان عرفات کی جانب روانہ ہوں۔ اس دوران تلبیہ اور تکبیر پڑھنے کو جاری وساری رکھیں (صحیح بخاری)۔

مسجد نمرہ:

پھر نمرہ پر رک جائیں۔ نمرہ دراصل عرفہ کے قریب ایک جگہ ہے، جہاں پر اب ایک مسجد تعمیر ہو گئی ہے۔ اور زوال (سورج جب اپنی چوٹی پر ہوتا ہے اور سایہ نہیں ہوتا) کے بعد تک وہیں رکیں رہیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو عرفہ کی طرف روانہ ہونا جائز ہے۔ پھر سکون کے ساتھ عرنہ روانہ ہوں۔ عرنہ دراصل عرفہ سے نمرہ کے بنسبت زیادہ قریب ایک جگہ ہے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو عرفہ کی طرف روانہ ہونا جائز ہے۔ عرنہ میں خطبہ سماعت فرمائیں۔ ظہر کے وقت نمازِ ظہر وعصر کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ قصر اور جمع کر کے ادا کرنا ہے۔ ان دو نمازوں کے درمیان کوئی دوسری نماز نہ پڑھیں اسی طرح عصر کے بعد بھی کوئی نماز نہ

پڑھیں۔ جو شخص امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا ہو تو وہ اکیلا یا کچھ لوگوں کو ملا کر جماعت سے نماز پڑھ لے (صحیح بخاری، تعلیقاً)۔

وقوفِ عرفہ اور اس کی دعائیں:

پھر عرفہ کی جانب روانہ ہوں اور وہاں سورج غروب ہونے تک رہیں۔ جبلِ رحمت کے دامن میں واقع چٹانوں پر کھڑے ہوں، اگر یہ میسر نہ ہو تو پورے کا پورا عرفہ ہی وقوف کی جگہ ہے۔ قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا کریں اور ساتھ ساتھ تلبیہ بھی پڑھتے رہیں، مندرجہ ذیل ذکر بھی باکثرت پڑھنا مستحب ہے:

"لَاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْد، وَ هُوَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر" (السلسلة الصحيحة: 1503)

(اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اور حمد اسی کے لئے ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)۔

اور یہ سب سے بہترین دعا ہے جو اس عظیم دن مانگی جاتی ہے۔

یوم عرفہ میں اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم)

وقوف عرفہ کرنے والوں کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔

سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ روانہ ہوں۔

میدان عرفات سے روانگی مزدلفہ میں رات بسر کرنا:

مغرب وعشاء جمع اور قصر (جس کی کیفیت پہلے بیان ہوئی) کرکے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کیجئے۔ حسب سابق ان دو نمازوں کے درمیان کوئی دوسری نماز نہ ادا کریں اور نہ ہی

عشاء کے بعد سوائے وتر کے اور کوئی نماز ادا کریں، بلکہ پوری رات سو کر گزاریں یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو جائے۔

۱۰ ذوالحج (یوم النحر)

مزدلفہ میں نماز فجر:

نمازِ فجر کو اس کے بالکل اول وقت میں ادا کریں۔

مشعر حرام کے پاس جانا اور ذکر کرنا:

پھر اس کے بعد مشعرِ حرام جو کہ مزدلفہ میں واقع ایک پہاڑ کا نام ہے کی طرف روانہ ہو جائیں، اس پر چڑھ جائیں اور اگر کسی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو سارے کا سارا مزدلفہ ہی وقوف کی جگہ ہے۔ قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالی کی حمد وثناء بیان کریں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں) اللّٰہُ أَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) لَا إِلَهَ إِلاَّ اللہ (اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں)۔

اور پھر اللہ تعالی سے دعا کرتے رہیں یہاں تک کہ طلوع آفتاب سے کچھ پہلے ظاہر ہونے والی زردی نمودار ہو۔

منیٰ کو واپسی:

اور پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے تلبیہ پکارتے ہوئے منیٰ کی جانب روانہ ہو جائیں۔

بطن محسر سے گزرتے ہوئے تیزی سے چلنا:

اس دوران اگر آپ کا گزر وادیٔ محسر سے ہو تو اس پر سے تیزی کے ساتھ گزر جائیں۔ درمیانی راستہ اختیار کرے جو اسے جمرۂ عقبہ (آخری ستون) تک لے جائے گا۔

10 ذوالحج کی عبادات

رمی (کنکریاں مارنا):

صرف جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا اور اس کا وقت:

منیٰ سے سات کنکریاں چن لیں (کنکری مٹر کے دانے یا سفید چنے کے دانے سے کچھ بڑی ہو) اور طلوع آفتاب کے بعد سے لے کر رات تک کے عرصہ میں بڑے جمرۂ عقبہ جو مکہ مکرمہ سے سب سے قریب ترین ہے کو رمی کرنے کے لئے دھیرے دھیرے اس کی جانب روانہ ہوں۔ جمرہ کی طرف اس طرح منہ کریں کہ مکہ مکرمہ آپ کی بائیں جانب ہو اور منیٰ دائیں جانب ہو۔ پھر ایک ایک کرکے سات کنکریاں ہر کنکری پر تکبیر پکارتے ہوئے جمرہ پر ماریں، البتہ اس کے ساتھ بعض دوسرے ذکر کا اضافہ ثابت نہیں، السلسلة الضعيفة 1107۔

آخری کنکری پر لبیک کہنا ختم کردیں (صحیح ابن خزیمہ)۔

جن کمزور مردوں عورتوں کو نصف شب کے بعد مزدلفہ سے روانگی جائز تھی ان کو بھی رمی طلوع آفتاب کے بعد ہی کرنی چاہیے۔

زوال سے پہلے رمی مشکل ہو تو زوال کے بعد شام تک کی جاسکتی ہے۔

رمی کرنے کے بعد احرام کھول لیں کیونکہ اب سوائے جماع کے تمام پابندیاں ختم ہو چکی ہیں۔

لیکن اگر وہ اسی حالت میں رہنا چاہے تو اس کے لیے اسی دن طواف افاضہ کرنا ضروری ہے۔ ورنہ اگر شام تک طواف نہ کرسکا تو پہلے کی طرح دوبارہ محرم ہو جائے گا اور اسے عام لباس اتار کر احرام پہننا پڑے گا۔(صحیح ابی داود)

قربانی کرنا اور ذبح کرنے کا طریقہ اور دعاء:

پھر منٰی میں واقع مذبح خانے کی جانب قربانی کے لیے روانہ ہو جائیں یہی سنت ہے، البتہ مکہ مکرمہ میں کسی بھی جگہ قربانی جائز ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے۔البتہ اگر قربانی کا ٹکٹ خرید لیا گیا ہے تو یہ ایک جائز متبادل ہے، کیونکہ قربانی خود اپنے ہاتھ سے کرنا افضل ہے جبکہ کسی دوسرے کو نائب بنانا بھی جائز ہے۔

قربانی کے جانور کو قبلہ رخ رکھتے ہوئے (البیہقی) اس کے بائیں پہلو پر پچھاڑ دیں اور اپنا داہنا پاؤں اس کے داہنے پہلو پر جما دیں (متفق علیہ)۔ پھر اسے ذبح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

"بِسْمِ اللهِ وَ اللهُ أَكْبَرَ، اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا مِنْكَ وَ لَكَ" (صحیح ابی داود)

(اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! یہ تیرا ہی دیا ہوا تھا اور یہ تیرے ہی لئے قربان کر رہا ہوں)

"اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي" (صحیح مسلم)

(یا اللہ! میری یہ قربانی مجھ سے قبول فرما)

اونٹ ذبح کرنے کا طریقہ:

اور اگر اونٹ نحر کرنا ہو تو اس کا بایاں پاؤں باندھ کر تین پاؤں پر کھڑا کر کے، قبلہ رخ کرنے کے بعد نیچے سے اس کے نرخرے میں خنجر پیوست کردیں (صحیح ابی داود، صحیح بخاری تعلیقاً) اور وہی مندرجہ بالا دعا پڑھیں۔

قربانی یوم النحر (10 ذوالحج) کے بعد ایام تشریق (11، 12 اور 13) سب میں کرنا جائز ہے (مسند احمد)۔

قربانی کے گوشت کا استعمال:

قربانی کے گوشت میں سے خود بھی کھائے، غریبوں کو بھی دے اور وطن بھی لے جاسکتا ہے (سورۃ الحج: 36)۔

قربانی میں شراکت:

اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔(قربانی کے مکمل احکام جاننے کے لیے پڑھیں ہمارا پمفلٹ "قربانی کے احکام ومسائل")۔

جو شخص قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے کیا کرنا ہو گا؟

جو قربانی نہ کرسکتا ہو تو وہ تین روزے دوران حج اور سات گھر جا کر رکھے (سورۃ البقرۃ: 196) صرف ان کے لیے ایام تشریق کے تینوں دنوں میں روزہ رکھنا جائز ہے (صحیح بخاری)۔

حلق کرنا (بال مونڈوانا):

قربانی کے بعد مرد کے لئے افضل یہ ہے کہ اپنا سر مونڈوا دیں ورنہ پورے سر سے مساوی طور پر بال ترشوالیں (متفق علیہ) البتہ عورتیں صرف اپنی انگلی کی ایک تہائی لمبائی برابر بال کاٹ لیں (صحیح ابی داود)۔

خطبۂ عید:

خطبہ منٰی میں (صحیح بخاری) جمرات کے درمیان (صحیح ابی داود) چاشت کے وقت (صحیح ابی داود) دینا مسنون ہے۔

طوافِ افاضہ:

پھر طوافِ افاضہ کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوں۔ مسجد الحرام میں حسب سابق مسنون طریقے سے داخل ہوں اور طواف قدوم کی مانند طواف کریں الا یہ کہ اس دفعہ اضطباع اور رمل نہیں کیا جائے گا (صحیح ابی داود)۔

مقام ابراہیمی کے پیچھے دو رکعات نماز پڑھنا سنت ہے (صحیح بخاری تعلیقاً، مصنف عبدالرزاق)

اس کے بعد سابقہ بیان کردہ طریقے کے مطابق صفا و مروہ کی سعی کرے۔ البتہ حج قارن اور مفرد کرنے والوں کے لیے پہلی سعی کافی تھی اس دفعہ وہ سعی نہیں کریں گے۔

سعی کی تکمیل پر جماع سمیت تمام پابندیاں ختم ہو چکی ہیں۔

اس دن کی نماز ظہر مکہ مکرمہ میں پڑھے۔

11، 12 اور 13 ذوالحج (ایام تشریق) کی عبادات

رمی کرنے کے لئے منٰی میں ہی قیام پذیر رہنا اور تشریق کے ایام وہاں گزارنا:

رمی جمرات کا وقت اور طریقہ:

زوال کے بعد سے لے کر رات تک تینوں جمرات کو رمی کریں، ہر دن اکیس (۲۱) کنکریاں چن لیں، اور پہلے ذکر کردہ طریقے کے مطابق ماریں۔ جمرۂ صغریٰ (چھوٹے جمرہ) کی جانب رخ

کریں(جو مسجد خیف کے سب سے زیادہ قریب ہے)اور اس سے کنکریاں مارنے کی ابتداء کریں۔

1-پہلے جمرہ(جمرۂ صغریٰ)کو رمی کرنے کے بعد قبلہ رخ ہوں(اس طرح کہ پہلا جمرہ آپ کی دائیں جانب ہو)ہاتھ اٹھائیں اور جو چاہیں دیر تک دعا کیجئے۔پھر دوسرے جمرے کی جانب روانہ ہوں۔

2-دوسرے جمرۂ الوسطیٰ (درمیانی جمرے) کی جانب رخ کریں اور اسی طرح سے کنکریاں ماریں۔دوسرے جمرہ کو رمی کرنے کے بعد قبلہ رخ ہوں (اس طرح کہ دوسرا جمرہ آپ کی دائیں جانب ہو)ہاتھ اٹھائیں اور جو چاہیں دیر تک دعا کیجئے۔پھر تیسرے جمرے کی جانب روانہ ہوں۔

3-تیسرے جمرے ''جمرۂ عقبہ'' (بڑے جمرہ جو کہ مکہ سے قریب ترین ہے) کی جانب رخ کریں اس طرح کہ مکہ مکرمہ آپ کی بائیں جانب ہو اور منیٰ دائیں جانب ہو۔پھر اسی طرح سے اسے کنکریاں ماریں۔ تیسرے جمرہ کو رمی کرنے کے بعد بغیر دعاء کیے روانہ ہو جائیں (متفق علیہ)۔

دوسرے اور تیسرے دن بھی اسی طریقے کے مطابق رمی کریں۔

اگر دوسرے دن 12 ذوالحج کنکریاں مارنے کے بعد واپس آجائے اور تیسرے دن 13 ذوالحج کی رمی کے لیے منیٰ میں نہ ٹھہرے تو یہ بھی جائز ہے (سورۃ البقرۃ: 203)البتہ رمی کے لیے تیسرے دن بھی ٹھہرنا افضل ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا۔

۱۳ذوالحج کی آخری رمی کر لینے کے بعد منی سے نکل کر مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہو جائیں۔

مذکورہ بالا عبادات کی ترتیب

پہلا: رمی

دوسرا: قربانی کرنا

تیسرا: طواف افاضہ کرنا

چوتھا: صفاومروہ کی سعی کرنا (حج تمتع والے کے لیے)۔

اگر ان کاموں میں تقدیم وتاخیر بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جن لوگوں کو عذر لاحق ہو ان کے لیے بعض رخصتیں

منی میں رات نہ گزارنا:

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو پانی پلانے کی ذمہ داری کے سبب مکہ میں ہی راتیں گزارنے کی اجازت دی۔ (متفق علیہ)

دو دن کی رمی ایک ہی دن کر لینا:

رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو اجازت دی کہ وہ قربانی کے دن کے بعد باقی دنوں کی رمی ایک ہی دن کر لیں۔ (صحیح ابی داود)

رات کے وقت رمی کر لینا:

اسی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو اس کی بھی اجازت دی۔

ایام منیٰ میں بیت اللہ کی زیارت:

ان ایام میں رات کے وقت بیت اللہ جانا اور طواف کرنا مسنون ہے۔(صحیح بخاری تعلیقاً)

مسجد خیف میں نماز باجماعت پڑھنا:

ایام منی میں پنج وقتہ نمازیں باجماعت پڑھیں اور مسجد خیف میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ (الطبرانی)

12 یا 13 ذوالحج منیٰ میں گزارنے کے ساتھ حج کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد مکہ مکرمہ جائے اور جتنا ہو سکے وہاں قیام کرے اور مسجد الحرام میں نماز باجماعت ادا کرے۔

بیت اللہ کے طواف اور مسجد الحرام میں نماز کا ثواب

رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب مسجد الحرام کے علاوہ دیگر کسی بھی مسجد میں پڑھی گئی نماز سے ایک ہزار گنا افضل ہے، جبکہ مسجد الحرام میں ایک نماز کا ثواب دیگر تمام مساجد کے مقابلے میں ایک لاکھ گنا افضل ہے۔(مسند احمد)

اسی طرح فرمایا کہ بیت اللہ کے طواف کے لیے اٹھنے اور نیچے لگنے والے ہر قدم کے عوض اللہ تعالیٰ ایک نیکی عطاء فرماتا ہے، ایک خطاء معاف فرماتا ہے، اور ایک درجہ بلند فرماتا ہے، اور جو شخص ایک ہفتہ اسی طرح طواف کرتا رہے وہ ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب پاتا ہے۔(صحیح ترمذی)

طواف وداع

آخر میں مکہ مکرمہ کو چھوڑنے سے پہلے اپنا آخری عمل طوافِ وداع (الوداعی طواف) کریں، نبی کریم ﷺ نے طواف وداع کیے بغیر جانے سے منع فرمایا (صحیح مسلم)، البتہ حائضہ عورت جو طواف افاضہ کر چکی ہو اسے اجازت دے دی گئی کہ وہ طواف وداع کے لیے حیض ختم ہونے کا انتظار کیے بغیر بھی جاسکتی ہے (صحیح بخاری)۔ اب احرام کی ضرورت نہیں باقی حسب سابق طریقے کے مطابق طواف کریں۔

آب زم زم تبرک کے لیے ساتھ لانا

سنت سے آب زم زم کو برتنوں مشکیزوں وغیرہ میں ساتھ لانا اور اسے مریضوں کو پلانا ان پر چھڑکنا ثابت ہے (السلسلۃ الصحیحۃ 883)، اور دوسروں کو بطور ہدیہ بھی دیا جاسکتا ہے (البیہقی)۔

مسجد الحرام سے نکلنے کا طریقہ اور دعاء

طواف وداع کے بعد جیسے عام مساجد سے نکلتے ہیں اور مسنون دعاء پڑھتے ہیں ویسا ہی کریں، الٹے پاؤں نہ چلے۔

حج کی قبولیت کی علامت

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حج کی قبولیت کی علامت میں سے یہ ہے کہ انسان کی حالت بدل جائے جن گناہوں میں مبتلا تھا انہیں چھوڑ دے، اور نیکی وعبادات کی تاحیات پابندی کرتا رہے، جو کہ اس بات کی نشانی ہے کہ اللہ نے اسے قبول کرکے اسے مزید نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائی ہے۔ اللہ اعلم

حج وعمرہ اور زیارت کی بعض بدعات ومخالفات

احرام سے قبل بعض بدعات ومخالفات:

1- سفر کر جانے کے بعد گھر پر صفائی کو ترک کر دینا، جب تک مسافر لوٹ نہ آئے۔

2- حج کے لیے گھر سے نکلتے ہوئے مخصوص نماز پڑھنا جس میں مخصوص قرأت ہو۔اسی طرح نماز کے علاوہ بھی مخصوص سورتیں پڑھنا جیسے سورۃ آل عمران کا آخر، سورۃ القدر وغیرہ۔اور بعض ممالک میں موسیقی کے ساتھ رخصت کرنا۔

3- عازمین حج کو چھوڑتے ہوئے اور حجاج کرام کے استقبال کے وقت بلند آواز سے تکبیر وذکر کرنا۔

4- غلاف کعبہ کا جشن۔

5- بغیر ساتھی یا زادراہ کے سفر کرنا اور اسے کمال توکل شمار کرنا۔

6- انبیاء وصالحین کی قبروں کی زیارت کی نیت سے باقاعدہ عازم سفر ہونا۔

7- خواتین کا اپنے جھوٹے محارم بنا کر سفر کرنا۔ یا خواتین کے گروپ کا محض کسی ایک کے محرم کے ساتھ سفر کرنا۔

8- مسافر کا ہر منزل پر ٹھہر کر دو رکعات ادا کرنا، اور مخصوص سورتیں مخصوص تعداد میں پڑھنا۔

احرام اور تلبیہ وغیرہ کی بدعات ومخالفات:

1- خاص قسم کی چپلیں پہننا جن کی تفصیل بعض کتب میں دی گئی ہوتی ہیں۔

2- میقات سے پہلے ہی احرام کی نیت کر لینا۔

3-احرام پہنتے ہی اضطباع کیے رکھنا۔

4-نیت کے خود ساختہ الفاظ ادا کرنا۔

5-خاموش رہتے ہوئے حج کرنا کہ کوئی کلام نہ کیا جائے۔

6-اجتماعی انداز میں بیک آواز تلبیہ پکارنا۔

7-نبی کریم ﷺ کے آثار سے متعلق بعض مساجد کا قصد کرنا سوائے مسجد الحرام کے۔

8-غار حراء اور مسجد عائشہ جو کہ تنعیم میں ہے کا قصد کرنا۔

طواف کی بدعات و مخالفات:

1-طواف کے لیے غسل کرنا۔

2-مسجد الحرام میں داخل ہوتے ہی تحیۃ المسجد ادا کرنا، حالانکہ سنت ہے پہلے طواف کیا جائے پھر مقام ابراہیمی کے پیچھے دو رکعات ادا کی جائیں۔

3-حجر اسود کے استلام کے لیے نماز کی طرح رفع الیدین (ہاتھ اٹھانا) کرنا۔

4-حجر اسود کو چومنے کی خاطر مزاحمت اور دھکم پیل کرنا۔ یا اسے اور رکن یمانی کے استلام کے لیے باقاعدہ کمربستہ ہونا۔

5-ہاتھ باندھ کر دست بستہ طواف کرنا۔

6-باب کعبہ، مقام ابراہیم، رکن عراقی، میزاب کے نیچے، رمل کے وقت اور باقی چکروں میں مختلف قسم کی خود ساختہ دعائیں۔

7-رکن یمانی کو چومنا، شامی رکنوں کا استلام اور انہیں چومنا۔

8-کعبہ کی دیواروں اور مقام ابراہیم کا مسح کرنا۔

9- بارش میں طواف کا قصد کرنا کہ اس سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، یا میزاب رحمت سے بہنے والے بارش کے پانی کو تبرک سمجھنا۔

10- آب زم زم سے باقاعدہ غسل کرنا، یا اپنی استعمال کے چیزوں پر برکت کے لیے ڈالنا۔

صفا ومروہ کی سعی میں پائی جانے والی بدعات ومخالفات:

1- اس کے لیے مخصوص وضوء اور اس حالت میں کی گئی سعی کی مختلف فضیلت بیان کرنا۔

2- صفا سے اترتے ہوئے مخصوص دعاء پڑھنا۔

3- سعی کا تکرار کرنا جیسے سات کی جگہ چودہ چکر لگانا۔

4- سعی کے بعد دو رکعات ادا کرنا۔

5- نماز باجماعت تک کو چھوڑ کر سعی کرتے رہنا۔

منٰی سے متعلق مخالفات وبدعات:

1- منٰی کے نام سے مخصوص دعاء کا اہتمام۔

عرفہ کی مخالفات وبدعات:

1- 8 ذوالحج کو جبل عرفہ پر کھڑے ہونا اس وجہ سے کہ شاید ذوالحج کا چاند دیکھنے میں غلطی ہوئی ہو۔

2- عرفہ کی رات شمعیں روشن کرنا۔

3- منٰی سے عرفہ رات کو جانا۔

4- یوم عرفہ کے لیے غسل کرنا۔

5- جبل رحمت کو دیکھ کر خاص ذکر کرنا۔

6- مخصوص سورۃ اور ذکر کی مخصوص تعداد سو مرتبہ پڑھنا۔

7- عرفات میں خاموش رہنا دعاء نہ کرنا۔

8- جبل رحمت میں واقع قبے میں داخل ہونا اسے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قبہ کہنا اور اس میں نماز پڑھنا اور طواف کرنا۔

9- یوم عرفہ کے خطبے کو جمعہ کی خطبہ کی طرح دو حصوں میں تقسیم کرنا۔

10- خطبے سے قبل نماز ظہر و عصر پڑھنا۔ خطبہ ختم ہونے سے پہلے ہی اذان دینا۔ ظہر و عصر کے نمازوں کے مابین نفلی نمازیں پڑھنا۔

11- بعض لوگوں کو یوم عرفہ کے دن اپنے ممالک کی مساجد میں جمع ہو کر بلند آواز میں ذکر کرنا خطبے دینا اور اہل عرفہ کی مشابہت اختیار کرنا۔

مزدلفہ کی مخالفات وبدعات:

1- مزدلفہ میں رات گزارنے کے لیے غسل کرنا۔

2- مزدلفہ میں داخل ہونے کے لیے بطور احترام اپنی سواری سے اتر کر پیدل چلنا۔

3- مغرب نماز کی ادائیگی میں جلدی کرنے کے بجائے کنکریاں چننے میں وقت لگانا اور تاخیر کرنا۔

4- مغرب یا عشاء کی سنتیں سوائے وتر کے پڑھنا۔

5- مزدلفہ کی رات قیام کرنا اور جاگ کر گزارنا۔

6- مشعر حرام، بیت الحرام اور رکن و مقام وغیرہ کے وسیلے سے دعاء کرنا۔

7- رمی کے لیے بعض کنکریاں مزدلفہ سے چننا اور بعض وادی محسر سے۔

رمی کی مخالفات وبدعات:

1-جمرات کی رمی کے لیے غسل کرنا۔

2- کنکریوں کو مارنے سے پہلے دھونا۔

3- تکبیر کے بجائے دوسری تسبیحات واذکار کرنا۔

4-رمی کرتے ہوئے شیطان کو گالم گلوچ کرنا یا چپلوں وغیرہ سے رمی کرنا۔

5- کنکریوں کو پکڑنے کی مخصوص صورت وہیئت بیان کرنا جیسے انگوٹھا ایسے ہو اور انگلی ایسے ہو وغیرہ۔

6-رمی جمرات کے لیے خاص فاصلے کا ذکر کرنا جس پر رہ کر اسے مارا جائے۔

7-جمرات کے پاس موجود مساجد کا طواف کرنا۔

ذبح اور حلق(سر مونڈنے)کی مخالفات وبدعات:

1- گوشت کی کثرت کے سبب اس کے ضائع ہونے کا بہانہ بنا کر واجب ذبیحہ کے بجائے اس کی قیمت کو صدقہ کرنا۔

2-یوم النحر سے پہلے قربانی کو ذبح کرنا۔

3- سر کے حلق کرنے کو بائیں طرف سے شروع کرنا،اور چوتھائی سر مونڈنے پر اکتفاء کرنا۔

4- حلق کرتے ہوئے قبلہ رخ ہونے کو سنت سمجھنا۔

5- حلق کرتے ہوئے مخصوص دعاء پڑھنا۔

6-حج تمتع کرنے والے کا طواف افاضہ کے بعد سعی کو ترک کردینا۔

مختلف قسم کی بدعات ومخالفات:

1- کعبہ کے درودیوار اور ستونوں پر حجاج کا اپنا نام لکھنا یا اس کی وصیت کرنا ایک دوسرے کو۔

2- مسجد الحرام میں نمازیوں کے آگے سے بے پرواہی سے گزرنے کو جائز سمجھنا اور منع کرنے والے پر برہمی کا اظہار کرنا۔

3- حج کرنے والی کو حاجی پکارتے رہنا، اور زیادہ حج کرنے والے کو الحاج۔

4- طواف وداع کے بعد الٹے پاؤں مسجد الحرام سے نکلنا۔

مدینہ نبویہ کی زیارت میں پائی جانے والی مخالفات وبدعات:

1- مسجد نبوی کی زیارت حج سے پہلے یا بعد میں کی جاسکتی ہے، با قاعدہ ثواب کی نیت سے رخت سفر باندھنا مسجد نبوی کی زیارت کے لیے ہو البتہ وہاں نماز پڑھنے کے بعد قبر رسول ﷺ کی زیارت اور درود وسلام پڑھا جائے، با قاعدہ ثواب کی نیت سے رخت سفر باندھنا جسے ''شد رحال'' کہا جاتا ہے وہ تین مساجد (مسجد الحرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ) کے علاوہ جائز نہیں۔

2- مدینہ نبویہ، مسجد نبوی اور قبر رسول ﷺ کی زیارت کو حج وعمرے کا رکن سمجھنا، یا اس کے بغیر حج وعمرے کو نامکمل سمجھنا۔

3- مدینہ میں داخلے سے قبل غسل کرنا۔

4- شرکیہ وبدعیہ نعتیں وقوالیاں وقصیدے مدینہ کے سفر کے دوران، وہاں پہنچ کر، مسجد نبوی میں یا روضۂ رسول پر متوجہ ہو کر پڑھنا۔

5- مدینے میں داخل ہونے یا اس کے درودیوار وعمارتوں پر نظر پڑنے پر مخصوص دعاء کرنا۔

6- مسجد میں نماز پڑھنے سے قبل قبر نبوی ﷺ کی زیارت۔

7- قبر رسول ﷺ کے سامنے نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے رہنا، دعاء کرتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہونا۔

8- یہ عقیدہ رکھنا کہ قبر رسول ﷺ کے پاس دعاء قبول ہوتی ہے، آپ ﷺ کے وسیلے سے دعاء کرنا جو کہ بدعت ہے، یا آپ ﷺ کے سامنے اپنی عرضیاں پیش کرنا اور آپ ﷺ ہی سے دعاء کرنا شرک اکبر ہے جس سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے (سورۃ الجن: 18 اور سورۃ الفاتحہ وغیرہ)۔

9- یہ عقیدہ رکھنا کہ رسول اللہ ﷺ علم غیب رکھتے ہیں اور وہ اپنی امت کی حاجتوں اور دل کے خیالوں کو جانتے ہیں شرک ہے۔(النمل:65 اور الانعام:50 وغیرہ)

10- روضے کی جالیوں پر ہاتھ اور سینہ تبرک کے طور پر لگانا، اسی طرح سے قبر یا اس سے متصل و متعلقہ چیزوں کا استلام کرنا یا چومنا۔

11- ایک دوسرے کو وصیت کرنا کہ مدینے والے کو میرا سلام کہنا!

12- قبر کی جانب قصد کرکے نماز پڑھنا۔

13- خاص قسم کے خود ساختہ لمبے چوڑے درود و سلام کا اہتمام کرنا۔

14- ہر نماز کے بعد قبر رسول ﷺ پر سلام بھیجنے کا اہتمام کرنا۔

15- نماز کے بعد "السلام علیک یا رسول اللہ!" کے ساتھ آواز بلند کرنا۔

16- گنبد خضراء سے بارش کے ٹپکنے والے پانی کو تبرک سمجھنا۔

17- روضہ شریف اور منبر و قبر کے مابین بیٹھ کر خاص قسم کی کھجوریں کھانا۔

18-اپنی عرضیاں پرچی پر لکھ کر یا اپنے رومال وبال وغیرہ کاٹ کر روضۂ رسول میں پھینکنے کی کوشش کرنا۔

19- مدینہ میں پورے ہفتے رہنے کا اہتمام کرنا تاکہ مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں مکمل کی جائیں، حالانکہ اس سے متعلق جو حدیث ہے وہ ضعیف ہے صحیح نہیں۔

20-مسجد قباء کے علاوہ مدینہ میں دیگر مساجد اور آثار وغیرہ کا قصد کرنا۔

21-روزانہ بقیع قبرستان کی زیارت اور مسجد فاطمہ میں نماز کا اہتمام کرنا۔

22-شہداء احد کی زیارت کے لیے جمعرات کے دن کو مخصوص کرنا۔

23-شہداء کے قبرستان کی دیوار وجالیوں وغیرہ پر منت کے کپڑے اور دھاگے وغیرہ باندھنا۔

24-الوداع کے وقت مسجد نبوی سے الٹے پاؤں باہر نکلنا۔

بیت المقدس کے بارے میں کی جانے والی بدعات و مخالفات:

1-حج کے ساتھ بیت المقدس کی زیارت کا بھی قصد کرنا۔

2-"قبة الصخرة" (تاریخی چٹان پر سنہری گنبد) کا بیت اللہ کے مشابہ طواف کرنا۔

3-اس کی تعظیم کرنا مختلف طریقوں سے جیسے مسح کرنا، چومنا، وہاں جانور لے جاکر ذبح کرنا وغیرہ۔

4-اس چٹان پر نبی کریم ﷺ یا خود نعوذ باللہ اللہ تعالی کے قدم مبارک کے آثار ہونے کا عقیدہ رکھنا۔

5-اس مکان کی زیارت جس کے بارے میں یہ اپنے گمان میں سیدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے گھوارہ ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

6- مسجد کے مشرقی جانب بنی تصاویر کو پل صراط اور میزان جنت و جہنم کے مابین والی دیوار وغیرہ سمجھنا۔

7- زنجیر کی یا اس کی جگہ کی تعظیم کرنا۔

8- سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کے پاس نماز پڑھنا۔

9- موسم حج میں مسجد اقصیٰ میں جمع ہو کر دف بجانا اور گیت گانا۔

اس کتابچے میں اختصار کے سبب مکمل دلائل ذکر نہیں کیے گئے، جو مکمل حوالہ جات جاننے میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "حجة النبي صلى الله عليه وسلم كما رواها عنه جابر" یا اس کا اختصار مع اضافہ جات وفوائد "مناسك الحج والعمرة في ضوء الكتاب والسنة وآثار السلف وسرد ما ألحق الناس بها من البدع" پڑھیں۔